

کے پھرلوں کی ایک ایک قطاع رسید ہی زمین کے ساتھ چکر کھاتی ہوئی جا ملی تھی۔ لیکن باہمی ہتھوں کی طرف ایک گندم ٹوکرے کی جونزو کب ہونے کی وجہ سے نوکروں نے بنا لی تھی۔ بڑی تعداد تھی اس کے دونوں طرف پھر کے ورخوں اور پھر اس پر زرد چکلی بیل نے چڑھکرا چھا خاصہ سرگزشت سانقشہ پشاویر کھانا۔

وینی فرود بامست لانگلڈن ٹریننگ ہم کی گز قیارہ کے دن و پہر کے بعد اس سڑک سے گاؤں کی طرف جاتی ہوئی گذر رہی۔ مگر جو ہی وہ تعلیمہ لائکلور کے پھانک کے پاس پہنچ پ تو ٹھہر گئی۔ اور سڑک پر پے آگے پچھے سڑک پر دیکھنے لگی۔ اور جب اطمینان ہو گیا کہ کوئی نہیں دیکھ رہا تو وہ پچھے سے پھانک میں گھٹ گندم ٹوکرے کی راہ جلد جلد تفاصیل کی طرف جانے لگی۔ اس کے فرحت بخش خوبصورت چہرہ کے پیسے سے ترکمال رجوع شرعاً ہونے لگئے اور اس کی لال شوچی ہوئی آنکھیں ظاہر کر رہی تھیں کہ انہیں بیند نہیں ملی۔ تیار ہنئے کہ وہ کسی ضروری کام کو جاری ہی ہے۔

ہسی دن صبح کو پادری لانگلڈن اس کا عاشق علاقہ کے جمع شدی مجرموں کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ رجس کے درمیان اس کا والد بھی تھا، اور جنہوں نے اس سے ایک ہفتہ کے واسطے بلاضطراب پھر حوالات میں بھیجا۔ اور پیشی کی لمبی تاریخ ویدی کیوں کہ ایسے معزز خاندان کے پچھے کے واسطے کوئی ایسا اور قریبی

سمجھتا ہوں ۵

ہے ہمارا ساجھا کش کون زیرِ کام ۶ ہر خانے آسام پر ہر طرح شاکر ہیں ہم

## پیسوال باب

(نیلے رنگ مہمان خانہ میں)

ز اپد بہ نماز و روزہ ضبط وارد      عاشق پسندے دو سالہ رب طے دار د  
معلوم نہ شد کہ یا رسروز کیست      ہر کس بخیالِ خوشی رب طے دار د  
قلعہ لانکلور میں داخل ہونے کا بڑا سچاٹک ایک تہما  
گوشہ میں سرک پر واقع تھا۔ جہاں اردو گردھستی باڑی یا کسی  
کسان کی جھوپڑی نہ تھی۔ اگر کچھ تھا بھی تو وہ دربان کا اندر ایک  
طرف کی جھوپڑا تھا۔ جو کسی وقت اپنی حالت میں ہو گا۔ مگر آج کل  
اس کا دینہ ان ہوتا ظاہراً اُس کو غیر آباد بتا رہا تھا۔ پہاں سے  
قلعہ کی عالمیان عمارت کو پہنچا نصف سیل کی سرخ پختہ سرک  
کو جس کے دور و پیغمبری ہندو شی کے قطاردار و رخت لگئے ہوئے  
تھے۔ جو زمین سے کم از کم پانچ فیٹ او پچھے تھے۔ جن کی بیان  
قلعہ ہوناماں کی اعلیٰ لیاقت ظاہر کر رہا تھا۔ طے کرنا پڑتا تھا ہندو  
کے رختوں کے پچھے بزر محملی گھاس کے میدان و نوں طرف  
چلے گئے تھے۔ جن کے ساتھ ہی بڑھیا زر و گلاب دو گیر اعلیٰ اقسام

اس سے پہلے کوئی کہتا کہ قلعہ لانکھور جاکر نواب سے ملاقات کر تو شاید وہ ضرور پڑا بہلا کہتی دیگر اب جبکہ اسکے پچھے عاشق نے آس کے والی پر تقبضہ کر لیا تھا۔ اور صرف اپنے پڑنے والے خاوند کی خاطر احتیاط سے قلعہ جانے میں اُسے اس جلتی ہوئی وصوب پ میں بڑی دور کا چکر کاٹنا پڑا تھا۔ وہ کسی سے کہہ کر کبھی نہ آئی تھی۔ کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔ کیونکہ اگر وہ کہتی بھی تو کوئی یقین نہ کرتا۔ کہ وہ اکسلی نواب سے واروات کی بابت جنگڑا کرنے جا رہی ہے۔ جو نبی وینی نے قلعہ کا برج جس پر جنڈا اہرار ہا تھا۔ اور فصل پر آدمی ٹہلتا تھا۔ ویکھا تو اس کا والی خوف زدہ ہو گیا۔ فصل پر پر پھرہ لگانے سے نواب کا یہ مطلب تھا کہ اُسے اول ہی معلوم ہو جایا کرے کہ آنبوالا اُس کا دوست ہے یادشنا۔

خانجہ جیسے ہی اس پھرہ دار نے وینی کو دیکھا اس نے ایک قسم کا بغل پکھون لگا۔ اور وورہین لگا کر اُس کو دیکھنے لگا۔ پھر کا ایک فصل سے غائب ہو کر ستوڑی دیر بعد واپس آگیا۔ اور حسب مول جنڈے کے پیچے اپنا پھرہ دینے لگا۔

وینی (اپنے دل میں) شاید نواب تھے یہ پھرہ دار سوجہ سے مقرر کیا ہے کہ جس نے اُسے نہ ملتا ہوا اس سے یہ کہدے کہ نواب موجود نہیں۔ جب وہ قلعہ کے دروازہ کے نزدیک پہنچی۔ تو اس کا والی وصہن کے لگا کہ کہیں اُسے نواب یہاں قید نہ کرے۔ مگر وہ اپنے اس خیال پر

شہ تھا کہ مقدمہ کی ہر کارروائی بڑی آہستگی اور ہوب چھان بین سے کی جائے۔ گو علاوہ بھاری جرم کے موقع کی گواہی موجود نہ کہتی۔ وہ نیا گواہ جو پیش ہوا تھا یہ دو بیان کو نہ نامی نواب گورن کے کوچوانوں میں سے تھا۔ جو عجیب انقلقت آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اور جس کا بیان تھا کہ اس نے بخشش خود کلاب پادری کو لائکنڈن ڈریٹریکٹ کے ہاتھوں ہلک ضرب لگانے دیکھا ہے۔ جیکہ وہ اس وقت گرجا کے احاطہ کی دیوار پر چڑھکر بڑھ کے پرانے درخت کے تنہہ سے گھیری کے پچھے نکال رہا تھا۔ اس نے کھوف کی سے جو اندر ورنی کرہ میں گھلتی کتی یہ داروات دیکھی کہتی۔ اور دپر کی وجہ پر بیان کرتا تھا۔ کہ وہ پادری کے پر خلاف کچھ کہنے سے ڈرتا تھا۔

**محشر طریف۔** اور آخر تمہیں کس بات نے گواہی دیئے پر مجبور کیا۔

گواہ۔ حضور مجھے رات بھر نیتدہ آتی تھی۔ اور میں خوف کھا کر اوٹھ بیٹھا تھا۔ کیونکہ میں گناہ کر رہا تھا جو قاتل کو چھپا رہا تھا۔ آخر لاجار ہو کر مجھے حاضر ہونا پڑا۔ (چونکہ مجرم کو اس مرتبہ حاضر نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا گواہ سے کوئی جرح نہیں ہوئی۔ اور تاریخ ایک ہفتہ آگے کی پڑ گئی) جو ان ہیئے کی دوپہر ہے۔ اور وینی پوشیدہ طور پر قلعہ لاکلور کو جانتی ہے۔ یہ اس سیپ کے ہن کے راز کی بات اپنے عاشق کی خاطر نواب سے مستقل طور پر لڑنے چاہ رہی ہے اگر

جیکہ وہ اپنے ارادہ میں دیسے ہی مستقل تھی۔ نواب کی خواہمدی  
باتوں اور سہنسی آنکھوں کے علاوہ ایک عجیب قسم کی جیرانی نواب  
کو گھیرے ہوئے تھی۔ دیکھنے سے باز نہ رہی۔

وہی اس کرسی پر بیٹھکر جو نواب نے اس کے واسطے لارکھی  
تھی) ہاں نواب صاحب میں اس امید پر آئی ہوں کہ آپ یہ  
واسطے کچھ کر سکیں گے اور آپ کے امکان میں ہوا تو آپ ضرور  
میری انکفرما تین گے۔ میرا خیال گر جائے قتل کی طرف ہے جس نے کہ  
مہفوں سے ہم سب کو ناخوش کر دیا ہے۔

**نواب۔** مجواب کشل تصویرِ خوبصورت محلی کوٹ و نیکر باکسر پہنچے  
کھڑا تھا۔ اپنے ملاتفاقی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور کہا اچھا آپ بھے اپنا  
مطلوب بیان کریجئے۔

وہی (ہتھ سے) بیجئے سننے مجھے شروع سے کہنا چاہئے کہ گولانگڈن  
ٹریننگ کے برخلاف آپ کے نالائق و بوقوف کو چوان نے شہادت  
دی ہے۔ مگر وہ بالکل بے گناہ ہے۔ میرے چھرے کعبائی اسٹورٹ  
کا شک کرنا صلح تھا۔ کیونکہ پادری نیدریل کے قتل کی بابت ایک  
عمردار سراغ ملا ہے۔ اور جس پروہنہ قستی سے بوجہ اس کمخت  
موڑنکار کے حادثہ میں زخمی ہونے کے کوئی راستہ نہ قائم کر سکا ورنہ<sup>نہ</sup>  
اویسکے لئے قاتل کا دریافت کر لینا کچھ مشکل نہ تھا۔

**نواب۔** ہاں اس پرورد حادثہ کا بڑا انسوس ہے۔ (لیکن پہلی موڑ کا

جلد غالب آگئی اور آگے بڑھی چلی گئی۔

جوہی دو بخاری اور تمام لوہتے جڑے ہوئے دروازہ پر پہنچی تو اسے کھلا ہوا پایا۔ یہ اندر چلی گئی۔ اور گھنٹی کے پاس پہنچی ہی گھنٹی۔ جو ایک بوڑھا خانہ مان نفیس لباس پہنے آحا صفر ہوا اور جھپک کر آداب بجا لایا۔

وہی کیا نواب ڈی گورن صاحب گھر میں ہیں؟

خانہ مان۔ جی حضور نواب صاحب اندر ہی تشریف فراہیں اور آپ سے باستھ صاحبہ ہمان خانہ میں تشریف رکھیں وہ بھی آتے ہیں۔

یہ کہہ کر دہ آگے ہولیا۔ اور وینی اس کے سمجھے پیچے۔ اس سمجھی ہوئی بیٹھک رڈر آنگ روم) میں گئی کہ جس کو اس نے عصہ سے جب سے پادری لانگڈن مشرق میں چلا گیا تھا نہ دیکھا سکتا۔ خانہ مان نے باہر چاکر دروازہ بند کیا ہی تھا کہ نواب ڈی گورن اندر و داخل ہوا۔ اور کورونشات بجا لایا۔

نواب (اس کے پہلے ہوئے ہاتھ پر جھپک کر) میری پیاری میں وینی آپ کی یہ از حد عنایت و شفقت ہے۔ جو یہاں آنے کی سکھیت خوراکی۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اگر میں آپ کی کسی خدمت لائق نہوتا۔ تو آپ کبھی بہاں اتنی دور اس دعویٰ پیں نہ آتیں اور جس کے کہ بجا لانے میں مجھے نہایت خوشی ہو گی۔ (وینی)

پیارے لاگلڈن کو جس سے میں محبت کرتی ہوں زیادہ رسائی د  
محکمہ سے بچائیں۔

نواب نے فوراً ہی جواب نہ دیا۔ بلکہ الحکمر زور سے نزدیک  
کی گفتگی بجا فی جس کے جواب میں وہ بوڑھا خانہ مال استھن جلدی  
آتا کہ جیسے پس پر وہ ہی کھڑا ہو۔ جس کو وینی دیکھ کر نواف زدہ  
ہو گئی۔ بوڑھے کے چہرے کی تحریک اب زیادہ تھری ہو گئیں  
تھیں۔ اس کے و نواب کے درمیان آنکھوں ہی آنکھوں  
میں باتیں ہوتیں۔

نواب گلشنہر چائے بھیج دی اور جیسے ہی بوڑھا جانے لگا  
میں سے نہیں رایا اور کہا، آج شام کو میرے دوست آر ہے ہیں۔  
پس تم سب جلدی مل کر اس شرقی رخ تھیشی کمرہ کو  
عمرگی سے سجا دو۔

خانہ مال۔ بہت اچھا۔ مگر حضور مہمان صاحب کس وقت  
تشریف لا دیں گے؟“

نواب اپنی تھری کی طرف دیکھنے ہوئے ایک گھنٹہ بعد مگر خیال  
رکھا کہ مہمان کی خاطر تو اضع میں کوئی کسریاں نہ رہے۔

بوڑھا خانہ مال آواب بجا لائے کر چلا گیا تو نواب وینی کی طرف  
مخاطب ہوا۔

نواب۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس وخل و رستگاریات کو

کھاؤ کر کب نہ کیا ہے) (رختوڑے و قفسہ کے بعد) اور کیا وہ اُس نے سرانغ کی پابندی میں دریافت کر سکتا ہوں کہ جو ہمارے درست اسٹورٹ نے دریافت کیا ہے؟،

وئی - شوق سے وہ بھی تو میں آپ سے کہنے آئی ہوں کہ وہ سرانغ دربارہ سیپ کے ٹین کے چہے جو آپ کو درادی کو باستھا ہال میں دکھایا جا چکا ہے۔ اور جس کی پابندی وہ کہتا تھا کہ اگر اس کی پہنچے والا لمبا نہ ہے تو سڑھیڈیل کے قتل کا معمَّہ حل ہو جائے۔  
نوائب نغمین صورت بنا کر) اور وہ بیچارہ قبل اس کے کہ اپنے سرانغ میں کامیاب ہو۔ خود انپا دما غم چخا چور کر پہنچا۔  
وئی - (ذرائع سے) درست ہے۔ لیکن یاد رہے اسٹورٹ معمولی آدمی نہیں ہے۔

شخ کیا ہے آگے کالے کے نہیں جتنا چراغ

گرتیب ہے کہ اسٹورٹ کو حادثہ پیش آیا ہے۔ میں نے ان ٹینوں کے پہنچے والے کو دریافت کر لیا ہے۔ جس کو اگر میں جب اسٹورٹ نے مجھے وہ ٹین دکھایا تھا یا دکریتی تو سوت لانگلڈن میری خر ہر گز حوالات میں نہ ہوتا۔ نواب صاحب اُن ٹینوں کا پہنچے والا آپ کا ملازم ہے۔ میں اس وقت اپنے والد یا سجاہی کو خبر کئے بغیر بالکل چوری سے یہاں آئی ہوں۔ کہ آپ اس ٹینوں کے پہنچے والے سے اقبال جرم کرائیں۔ اور جس طرح بھی ہو لشد میرے

و اسکت پہنچے ہوئے تھا۔ اور میر اس بات کی صداقت میں قسم  
لکھانے کو تیار ہوں۔

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز سچو لتا پہلتا نہیں  
سینز ہوتے ٹھیک دیکھا ہے کبھی ششیر کا  
نواب۔ (پی خلکی کو چھپا کر مہربانی کے لہجہ میں) کیا وہ بن آپ  
لے کر آئی ہیں؟“

وینی۔ نہیں وہ اسٹورٹ کے پاس ہے۔ جونکہ وہ بہوش تھا اس  
تلئے میں وہ لاسکی دیہاں پر بھی وینی نے اس طے ہوئے بن  
کاڑ کرنا کیا۔ چوراٹی نے پایا تھا۔ نواب گھری سوق میں پڑ گیا۔  
اور اپنے نہرے جڑا و انکس سے کھینچنے لگا۔ مگر انہیں وینی  
کے چہرہ پر گردائے رہا۔ کہ اتنے میں دو خدھکار چاندی کے ڈھیا  
ظروفت میں چار کا سامان لے کر آگئے۔

نواب۔ میرے خیال میں بدتر ہو گا جو میں لوگس کو فوراً جگل سے  
پہاں بلوالوں۔ جب تک وہ آئے آپ قدرے چار پی کر کچھ  
ناشستہ کر لیں۔ جس کی کہ آپ کو اتنی دوز چلنے کے بعد واقعی سخت  
ضرورت ہے۔ اتنے میں وہ آ جاوے گا۔ اور پھر ہم دونوں اُس  
سے ملکر جراح کریں گے۔ اور قیاس ہے کہ ہم دونوں قبول دانے  
میں کامیاب ہوں گے۔ مگر شاید آپ کو پہاں اتنی دیر کھڑے نہ کا  
وقت نہ ہو۔ کیونکہ آپ کے اقرباً شاید میرے پہاں اتنی دیر کھڑے پر آپ

معاف فرمادیں گی۔ اور ہاں میرے کس ملازم کو آپ نے سب  
کے بین پہنچ دیجھا تھا؟“

وینی میرے خیال میں اس کا نام لوگس ہے۔ یا جو کچھ ہو۔ وہ آپ  
کا اعلیٰ معاذظ شکار گاہ ہے۔

نواب (جس کے چہرے پر خنگی کے ثاناز طاہر ہو گئے تھے) وہ  
آدمی جس کے بارہ میں مجھے بڑے پڑے رسمیوں نے سفارش  
کی۔ اور جس کی خدمت کی چھیاں اس کی لیاقت و شرافت کو  
کوڑا ہر کمر فی ہیں۔ مس صاحبہ شاید آپ کو آدمی کی شناخت میں  
غلطی ہوئی ہو۔ ورنہ ہمارست لاک خیگل میں تو کسی کو جانے کی  
اجازت ہی نہیں۔ اور اس کی اتنی خبرداری کی جاتی ہے کہ حد  
سے زیادہ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر آپ کو بین وہاں کس سے  
ملا جاس عالت میں وینی نے نواب کو ساری کیفیت سے مطلع کرنا  
مناسب نہ سمجھتا کہ کس طرح راوی کے سر آیا۔ لیکن اگر وہ ایسا  
کہہ دیتی تو وہ راوی کے بغیر اجازت خیگل میں جانے پر سخت غصہ  
ہوتا۔ اور یوں بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا۔ اور اس کا عمل  
مطلوب نہ ہو جاتا۔ اس نے اس نے گفتگو کا پہلو بدال کر یوں کہا  
وینی۔ میں اس دن سے خیگل میں نہیں سمجھتی ہوں کہ جس دن سے  
مجھے ممانعت کی گئی تھی۔ مگر مجھے اب بھی یاد ہے کہ جس دن لوگس مجھے  
خیگل سے باہر نکالنے آیا تھا وہ ان سبب کے بیتوں والی

پر اپنارحم کرے۔

نرس۔ آئین میں اپنی طرف سے ہر طرح کو شاہ ہوں (او زینی کی طرف دیکھنے لگی)۔

راڈرگ مل جی میں شاید نرس کو بھوک لگی ہے۔ اس لئے اس نے زور سے کہا) آہ! ہم سب جانتے ہیں۔ بیمار اگر خدا نخواستہ گذر گیا تو بیشک تھا ر اس میں کوئی قصور نہ ہو گا۔ اور یہ کہہ سکر وہ چلا گیا۔

جب دروازہ بند کیا گیا تو نرس نے اس سے اور متفعل کرو پا ادا جب مردی تو اس نے دیکھا کہ اس کا بیمار پنگ پر بیٹھا ہوا تھا اور مسکر ارہا تھا۔

اسٹورٹ۔ اس مہک کام میں ابھی تک کوئی ترقی نہیں ہوئی دوسرے مجھے اس کو چران کو وہو کہ میں رکھنا پڑا اصردری ہے نرس۔ یعنی کام کھانا دو حصوں میں کرتے ہوئے جواب دیا اگر تم کا میاب ہو گئے تو تمہیں یہ لڑکا ہی اول مبارکباد دینے والا ہو گا اور ساتھ ہی نصف کھانا یجا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ جو بھونی ہوئی مرغی سختی۔ اور جسے وہ ایک سندھست کی طرح کھانے پڑھ گیا۔

اسٹورٹ۔ تو تم کو اس کا میابی کی نسبت بہت آیدے ہے۔ نرس۔ میز پر جا کر اپنے حصہ کا کھانا کھاتے ہوئے۔ ہاں مجھے

دوسری نرس کا منگوایا جانا معلوم ہوا تو اس نے منتظر نہ کیا اور کہا میں اکیلی ہی اس معاملہ کو آخر تک پہونچاؤں گی۔ جو ہی اس نے سینی کو بیمار کے کرہ کے باہر بیز پر رکھا۔ وہی سے ہی یقین پڑے کہ رات کے کھانے کی لکھنٹی بھی۔ تو راڑکی اپنے کرہ سے لکھا اور برآمدے میں ہو کر جائے لگا۔ تو اس نے نرس سے پوچھا  
”آج دن بھر استورٹ کیسار ہا؟“

نرس۔ ویسا ہی ہے کچھ فرق نہیں ہوا۔  
راڑک کیا میں آسے ایک نگاہ دیکھ سکتا ہوں؟ بھائی کی محبت بھی عجیب چیز ہے۔

نرس ریڈ فرن کا فاختی دگ کا گون آہستہ سے بیمار کے کرہ میں لکھستتا ہوا گیا۔ اور پھر واپس آیا صرف ایک سکنڈ مشردگر اور یہ کہکروہ سینی نتے ہوئے پھر بیمار کے کرہ میں گئی۔ اور آسے ایک کھڑکی میں رکھکر بولی دیکھو صبح سے جب سے تم دیکھ رکھے ہو  
ایک اخن اور ہر آدھر نہیں ہے

راڑک پنجوں کے بل بیمار کے پنگ کے نزدیک گیا۔ اور سہ روئی سے اپنے ہیر دکے خاموش اور پنے فکر چہرہ کو دیکھا۔ رجوش پھر بھیں و حرکت پڑا تھا۔ اور اس کی آنکھیں ویسے ہی چھت گیری پر لگی ہوئی تھیں، اور کہا نرس کیا یہ بالکل اچھا نہ ہو گا ہے پہہ تو بالکل ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا تھر میں لاپا گیا تھا۔ خدا اس

کہ پادری جو زن میڈیبل سے بھی کہ وہ اب اچھا ہے۔ جو لیکا کیس اس نے پادری کے کوٹ کی آشین پر پیلے رنگ کا وصہ دیکھا۔ اور جس کے دیکھنے ہی آئے یہ سوچ گیا کہ چند دن بیہوں رہ کر اس بد معاش نواب اور اس کے چپلوں کے ہتھیارے دیکھ لے۔ اور وہ بد معاش بھی آسے لاچا رسمجھ کر بخوبت ہو کر حلبی سے اپنا مجوزہ کام (فریب) عمل میں لائیں۔ استورٹ تو شعل کا شارہ دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ غفریب کوئی چال ہونے والی ہے آخر کار مس نے زخمی پستے کی مشاں پر عمل کیا۔ جو عین وقت ہے فکاری کو دھوکہ دیتے کو مردہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جو نہیں فکاری دھوکہ کھا کر قریب پہنچتا ہے وہ اس پر جنت کر کے ٹوٹ پڑتا ہے۔ اور آسے چیرڑا تلتا ہے۔ اس نے اپنی بیہوں شی میں داکٹر کو تو اچھا خاصہ دھوکہ دے لیا۔ مگر جب اس کی بید کھوک لئے آسے مجبور کر دیا تھا۔ کہ وہ اپناراز فاش کر دے۔ کہ اتنے میں نرس ریڈ فرن آگئی۔ اور اس کے حسن و اخلاق لے اس کاراز ڈھاپ لیا۔ جس لئے آنے کے پانچ منٹ بعد ہی معلوم کر لیا تھا کہ حضرت دم کھینچے ہوتے ہیں۔

جیکہ استورٹ نے بھی اس ہوشیار نرس کو زپادہ دیر دھوکہ میں رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ اس کی عقائدی سے اپنے ارادہ میں فائدہ آٹھا ناچاہا اور نرس سے شروع سے آخر کا پادری کے قتل کی واردات کا حال کہدا یا۔ جس کا کہ اس کو قدرے سراغ ملا

امید ہے اگر میں یہ نہ جانی بیکہ تم ایک ہو ضیار اور عمدہ آدمی ہو تو میں تمہیں ہرگز تھا رے اس بہانہ و چالاکی میں مدد نہ دیتی۔  
اسٹورٹ۔ تمہارا یہ کہنا مجھے اس بات کے کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ یہ صرف تمہاری بدولت ہے۔ جو مجھے اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی۔ جو اور کسی صورت میں ممکن نہ تھی (اور کھڑکی پر سینی کی طرف رجھ کر کہا) اور میں تمہیں یہ کہنا تو بھول ہی گھیا کہ تمہارے آنے پہلے مجھے از حد بھوک لگی ہوئی تھی۔ خیال تو کرو بھلا پھوزہ کی سخنی کے چند تچھے جو سیرے پندوانیوں کو کھو لکر ڈالے گئے تھے۔ سب تک تچھے نسلی و نسلکتے تھے۔

نرس۔ خاموشی کا اشارہ کرتے ہوئے۔ تم نے اپنی بھوک کو سیری نیک نامی کے خرچ پر سیر کر لیا ہے۔ سیر اور آدمی کا لھاناروز ناگنا اس گھر میں یادداشت رکھے گا۔ کہ نرس پڑی پیسوں تھی۔ جب تک کہ آخر میں تم اس بات کی صفائی نہ کرو۔

اسٹورٹ۔ بیشک میں اس بات کی کوشش کروں گا۔ کہ تم پر کوئی ازام نہ آئے۔ (یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو اچھا جانتے گئے تھے۔ اور جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو آپس میں پسند کبھی کرنے لگا تھا۔ جیسے کہ نرس نے اسٹورٹ کی مصنوعی بیماری معلوم کر لی تھی۔ کیونکہ موڑ کار کے حادثہ کا بیمار جو نہیں اس کو شکر میں ڈال کر گھر لانے لگے۔ تو فوراً ہوش میں آگیا تھا۔ اس نے سر گھومایا

اسٹورٹ۔ سجد اتم بھی مجھے کہہ کم ہو شیار نہیں ہو۔ اس بات کے معلوم ہو جانے نے میرے سراغ میں اور مدد دیدی ہے۔ نرس۔ میری دریافت کھلا آپ کو کیا مدد دیکے گی۔ میں ڈاکٹر تم سراغ رہا۔ تمہارے پیشہ میں بند آنکھیں کر کے جانا پڑتا ہے اور میرے پیشہ میں آنکھیں کھول کر۔

اسٹورٹ۔ تمہیں میرے پیشہ کی کیا خبر کیا تم جادو گرنی ہو جائے، نرس۔ بالکل وسی نہیں۔ مگر میں نے اپنے چھا کر نیل ریڈ فن سے جو وسی پلٹن میں لئے تھے تمہاری تعریف سنی تھی۔ علاوہ اس کے شاید تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے کارنامے اکثر خباروں میں بھی چھپے ہیں۔ اس کے بعد آسے کوئی تخلیق نہ ہوئی۔ نرس ریڈ فن نے پہل د جان کو شمشش کرنا منتظر کر لیا۔ جو آسان کام نہ تھا جبکہ کوئی نہ کوئی بیمار کو دیکھنے آتا بھی رہتا تھا۔ پھر اس کو پادر چی کو ملانا پڑا کہ کھانا زیادہ بھیج کیونکہ وہ بہت کھاتی ہے۔ دوسرے وہ کام کے بھائے بگاؤں میں جاتی۔ اور اسٹورٹ کے واسطے خیر۔ بکٹے جام یعنی مرتبہ بلکہ وسکی شراب تک خوبی طور پر خرید کر لانی۔ کیونکہ اسٹورٹ کو چڑھنے کی بڑی عادت تھی۔ جسے اشارہ راز کی وجہ وہ کسی ٹریج پورا نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے بجاے اس کے تھوڑی شراب پی۔ پیا کرتا تھا۔ جس دن نرس ریڈ فن آئی تو سمجھی کہ اس کا مرتعین اپنی مخصوصی بہنو شی سے دوچار روز میں

تھا۔ اور اپنے جس شرائغ کو وہ ترقی دینے جا رہا تھا کہ موٹر کار کا حادثہ پیش آیا۔ جو صرف اس نے عمل میں لایا گیا کہ مجھے جان سے یا کسی اور طرح ہاتھ پاؤں سے معذہ درکرد یا جاوے کہ اپنی خود بیرون میں ناکامیاب رہوں۔ اور موٹر کار کو خصوصیت سے پیدا ہر مگاہی کا تھا کہ بچھاپن نہ جاسکے۔ مگر اس نے یہ نہ بتلا یا کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس کے پر خلاف ہیں۔ یا اس کا کتن پرشہبہ ہے۔ اس نے بہت سہولت کے ساتھ گذشتہ واقعہ کو دوہرایا۔ اور ایسا میں ریڈ فرنٹ بسٹر پر سے آٹھ گھنگراں کی پڑوں کے ڈھیر کے پاس گئی درجو استورٹ نے اس حادثہ کی رات پہنچتے۔ اور جو نر نے اول رات ہی اتر دا کر ایک طرف رکھ دئے تھے) اور جن کو دیکھنے پر اس نے ایک پلاؤ ااغ استورٹ کی آشین پر معلوم کیا۔ جس کو گھر دی کے پاس روشنی میں جو دیکھا۔ تو وہ متنانی مٹی تھی۔ جس سے کوئی چیز جس قدر جلد زنگی جاسکتی تھی۔ اسی قدر جلد دھوئی بھی جاسکتی تھی۔

نر نس۔ مسٹر استورٹ تم اپنی یہہ مصنوعی بہہوشی قائم رکھو میں ہر طرح اس کے بہہلنے میں تھا رہی مددگار رہوں گی تھا رہا قیاس اس موٹر کے خصوصیت سے رہنگے جان بکار درست ہے کیونکہ موٹر کار کچے زنگ متنانی سے زنگی گئی تھی۔ جو رنگنے کے نصف گھنٹہ بعد ہی اپنی اصلی صورت پر آگئی ہوگی۔

کو گز فارس کر اکر انپا اکیپ را تو چلا لیا۔ اب میری باری ہے ہے  
با بدال پایا باش جانشیکاں نکو  
ہمایے چھوٹیں باش جائے خارخار

لیکن میرے خیال میں ہم کو اپنی اس سازش میں ممبر ڈرہا  
چاہتیں۔ عجی دو دلیک شو و بشکنند کوہ، ۱۔ کم از کم وینی باست  
کو پئے اعتبار میں اور لینا چاہئے۔ کیونکہ میرے یہاں یہی ہے  
پر بھی آس نے وہ سراغ لگایا ہے جسے میں شاید مہیتوں میں  
نہ لگا سکتا۔ اور وہ سراغ فوراً لانگڈن کو بچا سکتا تھا۔ مگر دیر ہو گئی  
تھی۔ اور وقت نہ رہا تھا۔ بیماری وینی فرو کو لانگڈن کے سچائے  
کا جو حق ہے وہ محجنکو یا تم کو نہیں۔ کیونکہ یہ ایک راز ہے وینی پادری  
چاہتی ہے۔ اور آن کی خفیہ مشکلی بھی ہو گئی ہے۔

درس نے جب ایک عورت کا اور شامل کیا جانا سناؤ اسکا چہہ  
غمگین ہو گیا۔ اور اس کی آنکھیں بچے جھک گئیں۔ مگر جو نہیں ہے  
سناؤ کہ اس کی مشکلی ہو گئی ہے تو اس کی ناراضگی ہدری سے بدل گئی  
اور کہا بیشک تم سخوشی میں سے شامل کر سکتے ہو۔ اسے تو اول ہی  
سے اسی راز میں شامل ہوتا چاہتے تھا۔ اور جب میں یہ معلوم ہو گا  
کہ تم بیکار نہیں یعنی ہوں بلکہ اس کے عاشق کی رہائی کی کوشش میں ہو  
تودہ از حد خوش ہو گئی۔

اسٹورٹ۔ تم جا کر اسے دبھی یہاں پلا لاؤ۔ کیونکہ پھری کی کار دلتا

آنکھ کھڑا ہو گا مگر لانگڈن کی گز قاری نے بھی اس پر کچھ اثر نہ کیا۔ اور وہ جس د حرکت پڑا رہا۔ کیونکہ روز مرہ پلکہ ہر وقت کا کا حال اس کو نہ س کے ذریعہ معلوم ہو جایا کرتا تھا۔ جس وقت نہ س نے لانگڈن کی گز قاری اور ذوبیلیں کو نٹ، کی شہادت کا ذکر کیا تو بڑی بے تو جھی سے صنا۔ یہ نہ س کو پر اس معلوم ہوا۔ کہ یہ کیا وجہ ہے جو مجھ سر ہر طرح اعتبار نہیں جاتا۔ جس کو اسٹورٹ کی تینوں ٹانچیں فوراً تاڑ گئیں۔ اور اس نے نہ س کو اپنے قریب بلکہ کہا۔

**اسٹورٹ۔** تم لانگڈن کے مقدمہ میں میری وجہی لیئے کی وجہ معلوم کرنا چاہتی ہو۔ کیوں نہیں؟ اب انکار نہ کرو۔ اچھا لو سنو لانگڈن بالکل بیگناہ ہے۔ اور ایسا پاک و صاف ہے جیسی کہ تم ہو۔ بلکہ اس کی حراست میری تجویز دیں میں مددوں کے رہی ہے اور دشمن میری ہمیو شی کی وجہ اپنی بد معاشریوں میں دلیر و جبلہ باز ہو گئے ہیں۔

**نہ س۔** یہ سن کر میں پڑی خوش ہوئی ہوں۔ کیونکہ امک خدا اترس پادری کا ایسے بیچ جرم میں بیٹلا ہونا سخت انسو تاک تھا۔ مگر یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تم کب اپنی تجویز کو عمل لانا شروع کرو گے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ شاید تم لیئے لیئے اس کرہ میں اپنی تجویز کو عمل میں نہ لاسکو۔

**اسٹورٹ۔** تھمارا کہنا درست ہے دشمنوں نے پادری لانگڈن

ہو گئی۔ اور اسٹورٹ چیراںی سے نرسر کا منہ تکنے لگا۔  
حباب ڈھونڈتے ہیں پریشان ہیں فرق  
کیا جائے آج دینی کہاں کو چلی گئی

## پائیں سو ایسا باب

### ز خطرہ ظاہر کرنے کی بندوق)

باز آدم کہ سیدہ ایں غاکِ پاک نم گر طاعنتے قضا شدہ میں باز ادا کنم  
چند منٹ تک بیمار کے کرہ میں بالکل سکوت رہا۔ اور وہ نوں  
میں سے کوئی نہ بولا۔ اسٹورٹ، اپنے دل میں معاملات کو توں  
رہا تھا۔ چبکہ ایلا میں ریڈ فرن، اس کے اعلیٰ دماغ ہوئے کی وجہ  
بالکل راضی تھی کہ اس کو آزادی سے اپنا کام کرنے دے۔ واقعی  
اسٹورٹ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا کہ اس نے اور باقی سب  
حال دینی کو کبھی نہ تبلایا۔ صرف ٹین ہی وکھا کر رہ گھیا۔ اور غاصکر  
اس مقصنو عی پیہو شی کا اس سے کبھی نہ ذکر کیا۔ اس کو شک ہوا  
کہ دینی اپنے جوش محبت سے مجبور ہو کر لانگڈن کی رہائی کے واسطے  
و پسا ہی ٹین جیسا راڑی کو ملا تھا وہ سراڑھونڈہ نے گئی ہو جہاں  
اس کے ساتھ کوئی دغا کی گئی ہو۔ کچھ ہی ہو۔ اب اسے یعنے کے  
دینے پڑتے۔ کہاں قتل کی واردات کی سراغ رسانی اور کہاں اب

سن کر ان کو بڑا صدمہ ہوا ہو گا۔ جب ہی تو آج وہ مجھے حب  
سمول دیکھنے نہیں آئی۔ (وہ اس سوچ میں لکھا اور نرنس کھڑک کی  
پر مشی ہوئی با غصہ میں گلاب کے تختوں کو دیکھ رہی تھی کہ پکا بک  
وہ آنکھی اور اسٹورٹ کو خاموش ہونے کا انتارہ کیا) مہست کوئی  
اوپر آ رہا ہے۔ پس تم رہی اپنی جھٹت گیری کی طرف دیکھنا شروع  
کر دو۔ چنانچہ کوئی اوپر آتا ہوا اسٹورٹ کے کرہ کے پاس پھر گیا۔  
اور آہستہ سے دروازہ پر دکھک دی۔ جب نرنس اپنی نزاکت بھری  
چال سے ایک سکنڈ میں دہان جا پہنچی۔ اور اندر سے پکار کر  
بولی کیا ہے؟،

راڈرک۔ مجھے والد نے بھیا ہے جو بچپن ہو رہے ہیں کہ دریافت  
کر دیں کیا وینی تھا رے ساتھ ہے؟ وہ دوپھر کی ہوا کھانے نکلنی  
ہے۔ اور اب تک واپس نہیں آئی ہے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید  
وہ تھا رے پاس ہو۔

نرنس۔ نہیں وہ یہاں نہیں ہے۔ اور ناہی دوپھر سے یہاں آئی  
ہے۔ اور پھر اسٹورٹ کی طرف دیکھا۔ جواب آئٹھے بیٹھا لکھا اور مایوسی  
سے دروازہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

راڈرک۔ تو اب ہم کو کہیں اور تلاش کرنا چاہئے میرے خیال  
میں وہ بخیریت ہے۔ شاید گاؤں میں کسی مریض کو دیکھنے  
گئی ہو (اس کے بعد پاؤں کی آہٹ نیچے جانی ہوئی غائب